

۴۔ شرح : دنیا کا سرمایہ مزید و فغاں ہے اور دنیا خاک کی ایک مٹھی ہے۔ آسمان مجھے قمری کا انڈا نظر آتا ہے۔

آسمان کو قمری کا انڈا اس لیے کہا کہ قمری کا رنگ خاکستری ہوتا ہے۔ چونکہ دنیا مشتبہ خاک بن گئی، اس لیے آسمان اپنی ظاہری گولائی کے باعث قمری کا انڈا نظر آنے لگا۔

۵۔ شرح : جب میں جیتا تھا تو محبوب مجھے اپنی محفل سے نکلوا دیتا تھا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ مرنے پر مجھے کون اٹھاتا ہے۔

”اٹھاتا ہے“ کے دو معنی ہیں، اول، محفل سے اٹھانا، دوم جہازہ اٹھانا اسی ایہام سے مرزا نے یہاں فائدہ اٹھایا ہے۔

روندی ہوئی ہے کو کبہ شہر یار کی
اترائے کیوں نہ خاک سہر رگزار کی
جب اُسکے دیکھنے کے لیے آئیں بادشاہ
لوگوں میں کیوں نمود نہ ہو لالہ زار کی
بھوکے نہیں ہیں سیر گلستاں کے ہم ملے
کیونکر نہ کھا بیٹھے کہ ہوا ہے بہار کی
۱۔ لغات۔ کو کبہ :
شاہی جلوس۔
شرح : راستے کی
خاک خوش نصیبی پر کیوں
نہ اترائے ؟ اس پر سے
تو بادشاہ کی سواری بہ
صورست جلوس گزری
ہے۔
۲۔ لغات : نمود :

نمائش، شہرت، ناموری۔

شرح : جب بادشاہ سلامت بہ نفس نفیس لالہ زار دیکھنے کے لیے آئیں تو وہ کیوں لوگوں میں نمود و نمائش پر آمادہ نہ ہو اور شہرت و ناموری حاصل